پانی کی مادّی اور رُوحانی قوتوں کا راز

ڈاکٹر ایم انعام کھوکھر ☆

نوعِ انسانی کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ زمانہ کے مختلف ادوار میں اپنے پیغمبروں کے ذریعے ضروری احکامات نازل فرماتے رہے ہیں۔ کچھ پیغمبروں پر جو احکامات نازل ہوئے ان کو کتابی شکل دے دی گئی جن کو ہم الہامی کتابیں کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آخری الہامی کتاب قرآن کریم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر محمد ﷺ پر نازل فرمائی جس میں انفرادی اور اجتماعی زندگی گزارنے کے لیے ہر قسم کی ہدایت موجود ہے۔ علمائے اسلام نے حضور ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور احادیث (جس میں قرآنی احکامات کی عملی وضاحت موجود ہے) کی روشنی میں قرآنی آیات کی تفسیر اور فقہی اصول مرتب کیے۔ ان علماء کرام میں سے اکثر کی رائے میں قرآن بنیادی طور پر انسان کی دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ہدایت کی کتاب ہے جس میں حقوق اللہ (یعنی عبادات) اور حقوق العباد کو ادا کرنے کے طریقے مختلف انداز میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ توحید‘ رسالت اور زندگی بعد از موت کو بھی تفصیل کے ساتھ سمجھا دیا گیا ہے۔ ان علوم کے علاوہ قرآن میں بہت سے مقامات پر سائنسی حقائق کا بھی تذکرہ ہے۔ یہاں جاننا ضروری ہے کہ مختلف ادوار میں قرآن فہمی کے تقاضے مختلف رہے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ عجمی ممالک (خصوصاً برعظیم پاک و ہند) میں قرآن کا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فارسی زبان میں کیا۔ اس کے بعد شاہ صاحبؒ کے دو فرزندوں نے قرآن کا اردو میں لفظی ترجمہ اور سلیس ترجمہ کیا۔

پچھلے تقریباً پچاس سال میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں اتنی زیادہ ترقی ہوئی ہے کہ قرآن فہمی اور دین فہمی کے جدید تقاضے پیدا ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر مسلمان اور اسلامک سکالرز جو یورپ‘ امریکہ‘ کینیڈا‘ آسٹریلیا وغیرہ میں آباد ہو گئے ہیں ان کی طرزِ فکر اور طرزِ تحقیق نے جدید جہتیں اختیار کر لی ہیں۔ اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب **حجۃ اللّٰہ البالغہ** کے دیباچہ میں چند سطور لکھی ہیں جو آج کے دور میں بھی بھرپور توجہ کی مستحق ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> ’’میری دانست میں تمام علومِ حدیث میں سے زیادہ دقیق فن جس کی جڑ نہایت عمیق ہے اور اس کا مینار نہایت بلند ہے اور میری نظر میں جو تمام علومِ شرعیہ سے زیادہ بلند مرتبہ اور عالی قدر ہے وہ اسرارِ دین کا علم ہے‘ جس میں تمام احکامِ دین کی حکمت اور ایک ایک عمل کے راز اور نکات بیان کیے جاتے ہیں۔ باللہ وہ تمام علموں میں سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ جس سے بن پڑے اپنے نفیس وقتوں کو اس میں صرف کیا

☆ کولمبس اوہائیو‘ امریکہ‘ ای میل drinamus@gmail.com

کرے اور مفروضہ طاعتوں کے بعد معاد کے لیے اس کو ذخیرہ کرے‘ اس لیے کہ شریعت کے احکام میں اس کے ذریعہ سے بصیرت پیدا ہوتی ہے۔‘‘

اس تمہید کے بعد اب میں اپنے اصل مضمون کو بیان کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ اشیاء میں پانی نہایت پُر اسرار مادی اور روحانی قوتوں کا منبع ہے۔ پانی میں ایسی انوکھی اور عجیب وغریب قوتیں ہیں جو دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں پائی جاتیں۔ سائنسدانوں اور فلاسفہ کے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات سمجھ نہیں آئے گی کہ پانی کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا‘ لیکن اہل اللہ اور اہل بصیرت سورۂ ہود کی مندرجہ ذیل آیت سے اس راز کو خوب سمجھ سکیں گے۔ سورۂ ہود کی یہ آیت توجہ کی مستحق ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط﴾ (آیت ۷)

’’اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں‘ اور اس کا تخت تھا پانی پر‘ تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون ہے تم میں سے اچھے عمل کرنے والا۔‘‘

اس آیت کے مضمون میں جس چیز پر زور (thrust) دیا گیا ہے وہ کائنات کی تخلیق کا مقصد ہے جو یہ ہے کہ تمہیں آزمایا جائے کہ اس کائنات میں رہتے ہوئے تم میں سے کون ہیں جو نیک اعمال کریں گے۔ آیت کے ان دوحصوں کے درمیان یہ ٹکڑا ﴿وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ﴾ ڈال کر بتا دیا کہ کائنات کی تخلیق کے وقت پانی اللہ تعالیٰ کے تخت کے ساتھ لگا ہوا تھا جس سے پانی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی روحانیت اور جسمانیت عطا کی کہ اس میں باذن اللہ زندگی کا آغاز کرنے کی طاقت پیدا ہو گئی اور اس زندگی کی بقا کے لیے اس میں وہ مادی‘ روحانی اور نفسیاتی طاقتیں پیدا ہو گئیں جو دنیا کی کسی اور مادی شے میں نہیں ملتیں۔ آیت کے تینوں ٹکڑوں کو اللہ تعالیٰ نے اسی ترتیب میں رکھا۔ اور کون جانے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اور کتنی حکمتیں ہوں گی۔ (واللہ اعلم!)

مولانا عبدالماجد دریابادی نے اس آیت کی تفسیر اپنی انگلش کی تفسیر ماجدی میں یوں بیان کی ہے:

(before the creation of the heavens and the earth). This is only a restatement of the well-known scientific fact that a universal sea preceded the birth of the land. If the Bible: "And the earth was without form, and void; and darkness was upon the face to the deep. And the spirit of God moved upon the face of the waters."(Ge.1:2) According to another rendering, adopted by Ewald, Dillmann, and Schrader (following Rishi), "And the earth was waste and void, and darkness over the watery abyss, and the breath of God was brooding over the waters." (D.B.I, 502) It is , however, to be noted that unlike the Bible which lays down a sequence of the creation of the heavens and earth, and which has been disproved by modern scientific researchers, the Quran does not describe their origin in any particular sequence.

اور اپنی اردو تفسیر میں مولانا عبدالماجد دریابادی یوں لکھتے ہیں کہ:

’’قرآن مجید نے اس حقیقت کو ایک دوسری جگہ یہ کہہ کر اور صاف کر دیا ہے کہ اس کائنات کی جاندار مخلوق کا مادۂ حیات پانی ہی ہے۔‘‘ (الانبیاء:۳۰)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں پانی کی مادی اور روحانی قوتوں کے راز کو یوں فاش کر رہے ہیں کہ جب اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں تخلیق کیا تو اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس آیت میں دو باتوں کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ پانی کی تخلیق آسمانوں اور زمین سے پہلے ہو چکی تھی۔ دوسری بات یہ کہ ان چھ دنوں میں پانی نے لگاتار اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے رکھا۔ پانی میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے ساتھ اس قربت کی وجہ سے وہ مادی اور روحانی قوتیں پیدا ہو گئیں جو دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ یہی بات ایک حدیث میں بھی بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مخلوقات کی تقدیر لکھی‘ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ (صحیح مسلم: کتاب القدر‘ صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق)

سبحان اللہ! اس پانی کو اللہ تعالیٰ نے کیا شرف بخشا کہ اس کو آسمان و زمین سے پہلے پیدا کیا‘ اور کائنات کی تخلیق کرتے ہوئے چھ دن لگاتار اپنا عرش اس پر رکھا۔ احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کی بہت فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ پانی جس نے عرش کو چھ دن اٹھائے رکھا اس کی مادی اور روحانی فضیلت کا کیا مرتبہ ہوگا۔ اس کی فضیلت کا اندازہ آپ اس حقیقت سے بھی لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زندہ (جاندار) چیز کو پانی سے تخلیق کیا‘ جیسا کہ سورۃ الانبیاء کی آیت ۳۰ سے ظاہر ہوتا ہے۔

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰﴾

’’اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ کیا یہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے؟‘‘

نہ صرف یہ کہ ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا بلکہ اس کی تمام مادی اور روحانی ضرورتوں کا انحصار بھی پانی پر رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور زندگی کا ایسا باہمی رشتہ بنا دیا ہے کہ زندگی کا پانی کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسی مسلّمہ حقیقت ہے جس کو دنیا کے تمام سائنس دان تسلیم کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنس دان اب دوسرے سیاروں پر زندگی کی موجودگی معلوم کرنے کے لیے وہاں زندہ اشیاء نہیں بلکہ پانی کی موجودگی تلاش کرتے ہیں‘ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاں پانی ہوگا وہاں لازمی طور پر زندگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور زندگی کو لازم و ملزوم بنا دیا ہے۔ پانی کی سب بڑی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے اندر زندگی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ صفت دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ سائنس دانوں نے زندگی کے آغاز کی بہت سی theories بنائیں‘ لیکن انہوں نے اس سمت میں کبھی نہیں سوچا کہ پانی کے اندر یہ inherent صفت (جو اللہ تعالیٰ نے پانی کی تخلیق کرتے ہوئے پانی کی ذات میں پیدا کر دی‘ جو کہ بظاہر تو پانی کی ذاتی لگتی ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے) ہو سکتی ہے کہ وہ زندگی کو جنم دے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان Biologists اس حقیقت کو سائنسی تجربات سے ثابت (confirm) کریں۔ زندگی میں جو مادی اور روحانی عناصر ہیں وہ درحقیقت پانی سے ہی حاصل کردہ ہیں۔ آیئے اب پانی کی کچھ مادی اور روحانی قوتوں کا جائزہ لیں۔

پانی کی مادی طاقتیں

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ پانی کی سب سے بڑی مادی طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے اندر زندگی کا نہ صرف آغاز کر سکتی ہے بلکہ اس زندگی کو برقرار اور ارتقائی راستے پر گامزن کرنے میں تمام سہولتیں مہیا کر سکتی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زندگی برقرار رکھنے کے لیے سب سے پہلے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے جو ہم انسان ہوا میں سانس لینے سے پوری کرتے ہیں' کیونکہ ہوا میں آکسیجن کافی مقدار میں (21%) موجود ہے۔ پانی میں جس قسم کی زندگی پیدا ہوگی اس کی آکسیجن کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پانی کے اندر ہوا سے آکسیجن جذب کرنے کی قوت رکھ دی۔ پانی کے اندر یہ جذب شدہ آکسیجن دریائی یا سمندری جانوروں یعنی ہر قسم اور ہر سائز کی مچھلی کے لیے کافی مقدار میں موجود رہتی ہے۔

کیمیادان (Chemists) پانی کو universal solvent یعنی آفاقی محلل کہتے ہیں (محلل اس مائع کو کہتے ہیں جو دوسری اشیا کو اپنے اندر حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو) پانی بے شمار چیزوں کو کسی نہ کسی حد تک اپنے اندر حل کرنے کی وہ طاقت رکھتا ہے جو کسی اور مائع میں نہیں ملتی۔ عملی لحاظ سے اس طاقت کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے نمایاں فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔ ہر قسم کی مادی صفائی کے لیے پانی بہترین مائع ہے۔ کوئی اور مائع پانی کی اس صلاحیت میں اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہم کیا اندازہ لگا سکتے ہیں جس نے پانی جیسی نعمت کو ہر جگہ اتنی وافر مقدار میں مہیا کر دیا ہے کہ ہم بآسانی جب چاہیں اور جتنا چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ سمندر زمین کی تقریباً ۷۰ فی صد سطح کو ڈھانپے ہوئے ٹھاٹھیں مار رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پہاڑوں پر برف اور چشموں کی صورت میں اور پھر بہتے ہوئے بڑے بڑے دریا اور نہریں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ اور بادلوں سے جو بارش ہوتی ہے وہ نہ صرف ہمارے اردگرد کی ہوا کی آلودگی ختم کر کے اسے صاف ستھرا اور تر و تازہ بنا دیتی ہے بلکہ ہمارے اناج سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں انتہائی مفید ہے۔ ہمارے بدن کی صفائی' ہمارے کپڑوں کی صفائی' ہمارے گھروں کی صفائی غرض یہ کہ ہماری ہر چیز کی صفائی کا دارومدار پانی پر ہی ہے۔

ہر قسم کی غذائی پیداوار یعنی اناج اور مختلف انواع کے پھلوں کی نشو و نما بھی پانی ہی کی مرہونِ منت ہے۔ پھولوں کے دلوں کو لبھانے والے طرح طرح کے رنگ اور ان کی خوشبوؤں کا ہوا کو معطر کر دینا بھی پانی کے بغیر ناممکن ہے۔ شہد بنانے والی مکھیاں اور خوبصورت اڑتی ہوئی تتلیاں اور ننھے منے رنگ دار اڑتے اور چہچہاتے ہوئے پرندے سب پانی ہی کی بدولت ہیں اور بارش کے بعد کبھی کبھی قوسِ قزح کا آسمان پر ظاہر ہونا کیا خوبصورت سماں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا مظاہرہ پیش کرتا ہے۔ غرض یہ کہ زندگی کی بقا اور زندگی کی رمق دمق پانی کی مادی قوتوں ہی کی وجہ سے ہے۔ ان قوتوں کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف (آیت ۵۷) میں کیا خوبصورت انداز میں کھینچا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''اور وہ (اللہ) ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لیے ہوئے بھیجتا ہے۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر اسی مری ہو زمین سے طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے۔ دیکھو اس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں شاید کہ تم (اس مشاہدے سے) سبق لو۔''

دریائی اور سمندری جانوروں یعنی مچھلیوں وغیرہ کی زندگی کا انحصار پانی کی اپنے اندر آکسیجن کو ہوا سے جذب یا حل کرنے کی صلاحیت پر مبنی ہے۔ ہر جاندار چیز کی حیات کی بقا آکسیجن کو اپنے جسمانی سسٹم (system) میں داخل کرتے رہنے پر موقوف ہے۔ اگر پانی کے اندر یہ صلاحیت نہ ہوتی تو کوئی بھی مچھلی یا آبی جاندار پانی کے اندر زندہ نہ رہ سکتا۔

پانی اپنی تین جسمانی حالتوں (physical states) (یعنی گیس، مائع اور ٹھوس) میں آسانی سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر پانی واحد ایسا مائع ہے جو ٹھوس حالت میں تبدیل ہونے پر اپنے وزن میں مائع پانی سے ہلکا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے برف پانی کے اوپر تیرتی ہے۔ اس برف کی دوسری بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ سردی اور گرمی کو اپنے اندر سے گزرنے کے لیے بہت مؤثر رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ پانی کی اس صلاحیت کی وجہ سے شدید سردی کے موسم میں دریاؤں اور جھیلوں میں پانی کی اوپر کی کچھ تہہ (layer) برف میں تبدیل ہو کر نیچے کے پانی کو منجمد ہونے سے محفوظ کر دیتی ہے، جس سے اُن کے اندر آبی جاندار آسانی سے سردی کا موسم گزار لیتے ہیں۔ برف یا snow کی اسی صلاحیت کی بنا پر اسکیمو لوگ آسانی سے اپنے برف کے بنائے ہوئے مکانوں یا جھونپڑوں میں زندگی بسر کر لیتے ہیں۔

سورۃ النمل میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو سمجھانے کے لیے اپنی ذات کی پانچ بڑی نشانیاں بیان کر کے ان کو یوں مخاطب کیا ہے کہ بتاؤ اللہ کے علاوہ کون سی ہستی ہے جو ان جیسی نشانیوں کی مالک ہے؟ ان پانچ بڑی نشانیوں کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق اور پانی کی نشانی کا سب سے پہلے ذکر کیا ہے:

﴿اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾﴾ (النمل)

''بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا؟ پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوش نما باغ اُگائے جن کے درختوں کا اُگانا تمہارے بس میں نہ تھا۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (ان کاموں میں) شریک ہے؟ (نہیں) بلکہ یہی لوگ راہِ راست سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔''

پانی کے جسمانی صحت کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔ ایلو پیتھک دوائیوں کے side effects کو کم کرنے کے لیے ڈاکٹر پانی کے زیادہ استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ گرمیوں میں dehydration کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے بھی زیادہ پانی پینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ زیادہ گرمی میں ٹھنڈے پانی سے نہانا انتہائی مفید اور فرحت بخش ہوتا ہے۔ پانی جب جسم کے اندر جاتا ہے تو ہر خلیے کی صفائی کر کے پیشاب کے راستے گندے پانی کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے۔

پانی کی روحانی اور نفسیاتی طاقتیں

پانی کی روحانی قوتوں کو ہر مذہب میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق طہارت (جو کہ پانی سے کی جاتی ہے) نصف ایمان (یا ایمان کا حصہ) ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ وہ پاکیزگی رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں انگلش کا یہ قول مقبول ہے Cleanliness is next to Godliness اسلام میں طہارت یعنی پاکیزگی کو بہت اہم قرار دیا گیا' چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری (نماز) سے پہلے پانی سے وضو کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض جسمانی حالت میں نہانا لازمی ہے۔ زم زم چشمہ جو کہ ایک معجزہ کی شکل میں نمودار ہوا اس کا پانی انتہائی روحانی اور متبرک سمجھا جاتا ہے اور ہر مسلمان جو حج یا عمرہ کے لیے جاتا ہے وہ زم زم کا پانی چند گیلن ضرور لاتا ہے تا کہ اپنے عزیز و اقارب کو بطور خاص تحفہ پیش کر سکے۔ عیسائی لوگ بپتسمہ (baptism) کے پانی کو بہت متبرک سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے روح کی آلودگیاں دُھل جاتی ہیں اور روح پھر سے صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ یہودی لوگ عبادت سے پہلے اپنے ہاتھوں کو ایک روحانی رسم سمجھ کر دھونا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہندو لوگ گنگا دریا کے پانی کو متبرک سمجھتے ہیں اور ان کے عقیدے کے مطابق اس دریا میں نہانے سے ان کے تمام پاپ یعنی گناہ دُھل جاتے ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ المائدۃ (آیت ٦) میں اللہ تعالیٰ نے ہر نماز سے پہلے وضو کرنے کی تلقین کی ہے اور اس کا طریقہ کار بھی بیان کر دیا ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا مودودی نے تفہیم القرآن میں یوں کیا ہے:

> ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو' سروں پر ہاتھ پھیر لیا (یعنی سر کا مسح) کر و اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اگر بیمار یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو' پس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تم پر زندگی تنگ نہیں کرنا چاہتا مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے شاید کہ تم شکر گزار بنو۔''

ہماری روح پر اردگرد کے حالات کے بہت سے نفسیاتی اثرات بھی ہوتے ہیں جس سے tension, stress اور depression وغیرہ ہو جاتی ہیں اور روح بے چین ہو جاتی ہے۔ ماہر نفسیات اور اطباء کی رائے ہے کہ منہ ہاتھ دھونے سے یا نہانے سے ایسی نفسیاتی بیماریوں میں کافی افاقہ ہو جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ پانی میں روحانی اور جذباتی احساسات کو درست (heal) کرنے کا کافی potential ہے۔ چنانچہ گرمی کے موسم میں رم جھم بارش برسنے سے طبیعت میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ ساحل سمندر پر سیر کرنے اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا نظارہ کرنے سے بھی طبیعت میں کافی خوشگواری آ جاتی ہے۔

انسانی ساخت کی biology پر جو ریسرچ ہوئی ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ جیسے ہمارا جسم پانی کے اوپر تیر رہا ہے۔ چنانچہ H.H.Mitchell نے Journal of Biological Chemistry 158 میں اپنی ریسرچ کے نتائج کو بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہمارے جسم کے مختلف اعضاء کی ساخت میں پانی کی مقدار کچھ یوں ہے:

دماغ اور دل میں پانی	۷۳٪
پھیپھڑوں میں پانی	۸۳٪
جلد میں پانی	۶۴٪
گوشت کے پٹھے اور گردوں میں پانی	۷۹٪
ہڈیوں میں پانی	۳۱٪

ان نتائج سے پتا چلتا ہے کہ ہمارے تمام اعضاء کو صاف ستھرا پانی مہیا کرنا کتنا ضروری ہے۔اور خاص طور پر دل اور دماغ جس کا ہماری روح سے گہرا تعلق ہے اس کے لیے پاک اور صاف پانی کتنا اہم ہے۔

۱۹۹۹ء میں امریکہ کی نیشنل ریسرچ کاؤنسل نے موسمیات کے حوالے سے ایک رپورٹ تیار کی جس کا ٹائٹل "Research Pathways for the Next Decade" تھا۔اس رپورٹ میں پانی کی اہمیت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

Water is at the heart of both the causes and effects of climate change. Water is necessary to sustaining life and Earth and helps tie together the Earth's lands, oceans and atmosphere into an integrated system. Precipitation, evaporation, freezing, melting and condensation are all part of the hydrological cycle - a never ending global process of water circulation from clouds to land, to the ocean and back to the clouds. This cycling of water is intimately linked with energy exchanges among the atmosphere, ocean and land that determine the Earth's climate and cause much of natural climate variability. The impects of climate change and variability on the quality of human life occur primarily through changes in the water cycle.

آخر میں حضور پاک ﷺ کے وضو اور طہارت کے سلسلے میں چند ایک فرمودات ملاحظہ کریں۔

☆ ''جنت کی چابی نماز میں ہے اور نماز کی چابی طہارت (وضو) میں ہے۔'' (ترمذی)

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص بھی وضو کے اوپر وضو برقرار رکھتا ہے اس کو دس گنا اجر ملے گا۔'' (سنن ابوداؤد۔ ترمذی اور ابن ماجہ)

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کردے گا اور اس کے کئی درجات بلند کردے گا؟'' صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: ''مشکلات کے باوجود ایک عمدہ وضو کرنا۔'' (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کی طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!